



## سوال

(396) بدعتی شخص کی امامت کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بدعتی عالم امام کے پیچھے اقتدا کرنا خصوصاً صلوات خمسہ میں کوئی حرج ہے یا نہیں علیٰ ہذا القیاس و عطف و پند اگر بدعتی عالم کا استماع میں لا دین تو کیا مضائقہ کی بات ہے ممکن ہے کہ سامعین جو باتیں کہ و عطف کے اندر خلاف کتاب و سنت رسول کے ہوں خیال میں نہ لاویں بقیہ باتیں خیال میں لاویں، ورنہ سامعین بدعتی ہوں گے (مرشد) تعجب ہے کہ مومنی کے اندر تفرقہ ڈالنا اور ثواب سے ایسی خیر و برکت کی چیزوں سے محروم رکھنا ہمارے نزدیک مقولہ سے خصم کی نفسانیت صادر ہوتی ہے یا نہیں اس وہ سے کہ بغیر خوض و فکر کے کسی بدعتی بنا دینا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس وقت کہ دستار فضیلت کا فرق مبارک پر رکھا گیا ہو گا من جانب اللہ کلید سقر کی ان کے یہ مبارک میں دے دی گئی ہوگی پس اختیار ہے جسے چاہنا دوزخ کے دخول کا حکم دے دینا بھلا غور تو کیجیے کہ لفظ بدعت کا کسی کی شان میں نہ نکالنا گویا اس کے دوزخی ہونے کا ثبوت کرنا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بدعتی عالم امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے یا نہیں۔ اور عطف و پند میں ہوں گے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ بموجب حدیث شریف کے بدعتی کو قصد امام بنانا نہیں چاہیے بلکہ اپنے میں سے جو لہذا شخص ہو اس کو امام بنانا چاہیے  
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا امامتکم نیارکم فانکم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم رواہ الدارقطنی بمذاہم المنتقى  
اور بوقت ضرورت اگر بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لے تو جائز ہے۔ مثلاً وہ حاکم یا رئیس ہے اور اگر اس کا خلاف کرتے ہیں تو فتنہ اور فساد زیادہ ہو جاتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کے باب امامۃ المشتوق والبتدرع میں مذکور ہے کہ لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا۔

انک امام عامۃ و نزل بک ماتری و یصلی لنا امام فتنہ و نخرج

”یعنی آپ امام عامہ ہیں اور آپ پر جو مصیبت نازل ہوئی ہے اسے آپ دیکھ رہے ہیں اور ہم کو امام فتنہ نماز پڑھاتا ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے کو ہم گناہ سمجھتے ہیں۔“

اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

الصلوٰۃ احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معہم

”یعنی لوگوں کے سب عملوں سے لہذا عمل نماز ہے جب لوگ نماز پڑھیں تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو۔“

یہ اس لیے فرمایا تاکہ فتنہ زیادہ نہ ہو پس جب ایسا موقع ہو تو بدعتی کے پیچھے اگر نماز پڑھ لیں تو درست ہے اور ایسی حالت پر یہ حدیث معمول ہے۔

الصلوٰۃ المكتوبۃ واجبۃ غلت کل مسلم براکان او فاجراً

”یعنی ضرورت کے وقت فاجر کے پیچھے نماز واجب ہو جاتی ہے۔“



وعظ کے سننے اور سنانے کا فائدہ یہی ہے کہ ہدایت ہو لوگ شرک و بدعت اور معاصی سے بچیں توحید و اتباع سنت کو لازم پکڑیں اور ظاہر ہے کہ بدعتی مولویوں کے وعظ سے بجائے ہدایت کے گمراہی پھیلتی ہے ان کے بدعتی وعظ سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں بدعت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ سنت کو چھوڑتے ہیں اور طرح طرح کی خرابیاں ہوتی ہیں۔ کمالا تضحیٰ۔ رہا یہ خیال کہ ”بدعتی مولویوں کے وعظ کے اندر جو باتیں خلاف قرآن و حدیث ہوں ان کو سامعین خیال میں نہ لاویں اور باقی باتوں کو لائیں لاویں، صحیح نہیں کیونکہ ہر شخص کو اس کی تمیز نہیں کہ کون سی بات قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور کون موافق اور جس کو اس کی تمیز ہو اسے خلاف اور ناسخ اور منکر باتوں کو سن کر انکار کرنا چاہیے ہاتھ سے یا زبان سے یا دل سے ہاتھ اور زبان سے انکار کی یہی صورت ہے کہ اس بدعتی واعظ کو بدعتی وعظ سے روکے اور دل سے انکار کی یہ صورت ہے کہ اس کی مجلس وعظ میں شریک نہ ہو اچھا صل بدعتی مولویوں کا بدعتی وعظ سننا نہیں چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (سید محمد نذیر حسین)

حوالہ موفقی: ... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث مذکور جو دارقطنی سے مستقول ہوئی ہے وہ ضعیف ہے مگر اس کی تائید انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔  
عن انس بن مالک قال قال رجل من الانصار لم يعمم في مسجد قباء الحديث وفيه وكانوا يرونه افضلهم وكرهوا ان يعمم غيره لئلا يخرج الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث عبید اللہ بن عمر عن ثابت البنانی (جامع ترمذی صفحہ ۴۱۲) (کتبہ محمد عبد الرحمن المبارک کفوری عفا اللہ عنہ، فتاویٰ نذیریہ جلد نمبر ۱ ص ۲۳۹)

## فتاویٰ علمائے حدیث

### کتاب الصلاة جلد 1 ص 199-200

### محدث فتویٰ